3261

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

سورة الفجر ٨٩

وَالْفَجْرِ ۝١ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝٢ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝٣ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۝٤ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ
قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ۝٥ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝٦ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝٧
الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۝٨ وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝٩ وَ
فِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ۝١٠ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۝١١ فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ۝١٢
فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۝١٣ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۝١٤ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا
ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ۝١٥ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ
عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ۝١٦ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ۝١٧ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ
عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝١٨ وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ۝١٩ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۝٢٠
كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۝٢١ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝٢٢ وَجِايْٓءَ
يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ۝٢٣ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ
قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ۝٢٤ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ۝٢٥ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ
يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝٢٧ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝٢٨
فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۝٢٩ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝٣٠

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

سورہ فجر مکیہ ہے اس میں تیس آیتیں ہیں

اس صبح کی قسم ۝١ اور دس راتوں کی ۝٢ اور جفت اور طاق کی ۝٣ اور رات کی جب چل دے ۝٤
کیوں اس میں عقلمند کے لئے قسم ہوئی ۝٥ کیا تم نے نہ دیکھا تمہارے رب نے عاد کے ساتھ کیا کیا
وہ ارم حد سے زیادہ طول والے ۝٧ کہ ان جیسا شہروں میں پیدا نہ ہوا ۝٨ اور ثمود جنھوں نے وادی میں
پتھر کی چٹانیں کاٹیں ۝٩ اور فرعون کہ چومیخا کرتا ۝١٠ جنھوں نے شہروں میں سرکشی کی ۝١١ پھر ان میں
بہت فساد پھیلایا ۝١٢ تو ان پر تمہارے رب نے عذاب کا کوڑا بقوت مارا ۝١٣ بیشک تمہارے رب کی
نظر سے کچھ غائب نہیں ۝١٤ لیکن آدمی تو جب اسے اس کا رب آزمائے کہ اس کو جاہ اور نعمت د

3262

جب تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے عزت دی ۝١٥ اور اگر آزمائے اور اس کا رزق اس پر تنگ کرے
تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے خوار کیا ۝١٦ یوں نہیں بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے ۝١٧ اور آپس میں
ایک دوسرے کو مسکین کے کھلانے کی رغبت نہیں دیتے ۝١٨ اور میراث کا مال ہپ ہپ کھاتے ہو
۝١٩ اور مال کی نہایت محبت رکھتے ہو ۝٢٠ ہاں ہاں جب زمین ٹکرا کر پاش پاش کر دی جائے ۝٢١
اور تمہارے رب کا حکم آئے اور فرشتے قطار قطار ۝٢٢ اور اس دن جہنم لائی جائے اس دن
آدمی سوچے گا اور اب سوچنے کا وقت کہاں ۝٢٣ کہے گا ہائے کسی طرح میں نے جیتے جی نیکی آگے
بھیجی ہوتی ۝٢٤ تو اس دن اس کا سا عذاب کوئی نہیں کرتا ۝٢٥ اور اس کا سا باندھنا کوئی نہیں
باندھتا ۝٢٦ اے اطمینان والی جان ۝٢٧ اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی وہ
تجھ سے راضی ۝٢٨ پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو ۝٢٩ اور میری جنت میں آ ۝٣٠

(پارہ ٣٠، ٥/ سورہ فجر ١ تا ٣٠ * ترجمہ: ک)

١۔ "قسم ہے اس صبح کی" اس فجر کے بارے میں متعدد اقوال ہیں کہ کونسی فجر مراد ہے۔ لیکن اولیٰ یہی ہے کہ اسے کسی فجر سے مخصوص نہ کیا جائے بلکہ ہر صبح مراد ہو جو طلوع ہوتی ہے تو رات کی تاریکی چھٹ جاتی ہے۔

٢۔ "اور ان (مقدس) دس راتوں کی" پھر فرمایا قسم ہے دس راتوں کی جو بڑی شان والی ہیں۔ تنکیر، تفخیم شان کے لئے ہے۔ اس سے مراد کونسی راتیں ہیں؟ ذوالحجہ کی پہلی دس راتیں، رمضان کی آخری دس راتیں، محرم کی دس راتیں۔

٣۔ "اور قسم ہے جفت اور طاق کی" یہ قول پسندیدہ ہے شفع سے مراد مخلوق اور وتر سے مراد خالق۔ ساری مخلوق دو، دو ہے۔ کفر و ایمان، ہدایت و ضلالت، لیل و نہار۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنی تمام شانوں اور صفات میں یکتا ہے اور طاق ہے۔ وہاں زندگی ہے موت نہیں، علم ہے جہالت نہیں، قوت ہے ضعف نہیں اس کی ذات بھی یکتا اور اس کی صفات بھی یکتا۔

٤۔ اور رات کی جب گزرنے لگے" یعنی جب رات رخصت ہونے لگتی ہے اور صبح کے طلوع کا وقت قریب آجاتا۔

٥۔ یقیناً "اس میں قسم ہے عقل مند کے لئے" عقل کو حجر اس لئے کہتے ہیں کہ وہ غلط کاموں سے روکتی ہے۔ علامہ ابن

3263

کوئی چیز نہ ملے تو اس کی راہ میں رکاوٹ بن کر کھڑی ہو جاتی ہے۔

۶۔ "کیا آپ نے ملاحظہ نہ کیا کہ آپ کے رب نے کیسا کیا عاد (کے ساتھ)" تاریخ عاد کے دو قبیلے بہت مشہور ہیں ایک کو عاد ارم یا اولیٰ اور دوسرے کو عاد اخریٰ کہا جاتا ہے۔ عاد اولیٰ کی اولاد قوم عاد مشہور ہوئی۔ ہود علیہ السلام انہی کی طرف مبعوث ہوئے لیکن انہوں نے ان کی دعوت کو مسترد کر دیا اس لئے تباہ کر دیئے گئے۔

۷۔ "ارم کے ساتھ جو اونچے ستونوں والے تھے" بلند و بالا قصور اور محلات کو عماد کہتے ہیں

۸۔ یہ قد و قامت میں بھی دوسرے لوگوں سے ممتاز تھے اور جسمانی قوت و طاقت میں بھی اپنی نظیر نہ رکھتے تھے۔

۹۔ اور ثمود کے ساتھ (کیا کیا) جنہوں نے کاٹا تھا چٹانوں کو وادی میں" قوم ثمود فن سنگ تراشی میں ید طولیٰ رکھتی تھی انہوں نے پہاڑوں کی چٹانوں کو کھود کر اور کاٹ کر اپنی رہائش گاہیں تعمیر کر رکھی تھیں۔ وادی القریٰ میں اب بھی ان کے تراشے ہوئے مکانات دیکھنے والوں کو محو حیرت کر دیتے ہیں۔

۱۰۔ اور (کیا کیا) فرعون کے ساتھ جو میخوں والا تھا" فرعون کا ذکر اہل عرب کے لئے اجنبی کا ذکر نہ تھا۔

۱۱۔ "جنہوں نے سرکشی کی تھی (اپنے) ملکوں میں" (انہیں) روز حساب کا کوئی خوف نہ تھا۔

۱۲۔ "پھر ان میں بکثرت فساد برپا کر رکھا تھا" جب ان کے مظالم کی حد ہو گئی ان کے انبیاء ان کی اصلاح سے مایوس ہو گئے

۱۳۔ پس آپ کے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا" تو ان پر عذاب کا کوڑا اس زور سے برسا کہ ان کی خاک تک اڑا دی ان کی عظمتوں کا نام و نشان باقی نہ رہا۔ ان کی داستان عبرت سنانے ان کے محلات کے کھنڈرات رہ گئے

۱۴۔ بے شک آپ کا رب (سرکشوں اور مفسدوں کی) تاک میں ہے" ان گزری ہوئی قوموں کی تباہی تمہارے سامنے ہے اس میں تمہارے لئے عبرت کے صدہا سامان ہیں اگر تم لوگ بھی اپنی اصلاح نہیں کرتے تو اسی انجام کے لئے تیار ہو جاؤ۔

۱۵۔ مگر انسان (بھی عجیب شے ہے) کہ جب آزماتا ہے اسے اس کا رب یعنی اس کو عزت دیتا ہے اور اس پر انعام فرماتا ہے تو وہ کہتا ہے میرے رب نے مجھے عزت بخشی

جب لوگوں کے پاس مال و دولت کی فراوانی ہوتی ہے۔ شاندار مکانات اور اولاد کی بھی کمی نہیں ہوتی۔ ایسے مادہ پرست ذہنیت کے مالک تو یہ سمجھتے ہیں کہ ان کی یہ خوش حالی اور قدر و منزلت اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جناب میں وہ بڑے معزز و محترم ہیں۔

۱۶۔ اور جب اس کو (یوں) آزماتا ہے کہ اس پر روزی تنگ کر دیتا ہے تو کہنے لگتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا۔

جب ان نا تنگ دستی اور غربت کا شکار ہوتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی نگاہِ کرم سے محروم کر دیا ہے تبھی ان کے ساتھ ایسا سلوک ہو رہا ہے۔ فصلیں اگتی نہیں، باغات پھلتے نہیں، تجارت ادبار زوال، ایسے لوگوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور ناراضگی کا دارومدار دولت کی کمی وبیشی پر ہے۔

لیکن اہلِ یقین، جن کا پختہ ایمان ہے وہ دونوں حالتوں کو امتحان سمجھتے ہیں۔ اگر انہیں عزت واحترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے تو اس پر وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں اور مخلوقِ خدا کی خدمت کرتے ہیں۔ اگر فقر وفاقہ کا دور آتا ہے تو صبر کا دامن مضبوطی سے پکڑ لیتے ہیں۔ نہ کسی کے سامنے ہاتھ پھیلاتے اور نہ حرام ذرائع اختیار کرتے۔ اس عزت وافلاس میں بھی انہیں اپنے علیم وحکیم پروردگار کی بیسیوں حکمتیں نظر آتی ہیں۔

ان آیات میں ان دونوں حالتوں کو ابتلاء وآزمائش سے تعبیر کیا گیا ہے۔

۱۷۔ "ایسا نہیں ہے" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑی وضاحت کے ساتھ اس حقیقت کو بیان فرمایا "اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں جس کی عزت کرتا ہوں کثرتِ دنیا کی وجہ سے نہیں اور جس کو ذلیل کرتا ہوں افلاس کی وجہ سے نہیں، بلکہ اپنی اطاعت کی وجہ سے کسی کو سرفراز کرتا ہوں اور اپنی نافرمانی کی وجہ سے کسی کو ذلیل وخوار کرتا ہوں۔" (ضیاء القرآن)

● - فرمایا "بل" اس کی وجہ یہ ہے کہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے۔ یتیم کی عزت وتکریم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "مومن کا بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کی اچھی پرورش ہو رہی ہو اور سب سے برا گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ بدسلوکی کی جا رہی ہو"

۱۸۔ "اور نہ تم مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتے ہو"

۱۹۔ فرمایا "اور میراث کا سارا مال چٹ کر جاتے ہو" تراث سے مراد میراث ہے یعنی وہ مال حلال وحرام جو کسی ذریعہ سے بھی حاصل ہو ہڑپ کر جاتے ہو۔

۲۰۔ "اور دولت سے حد درجہ محبت کرتے ہو" دولت کی محبت میں تم حد سے تجاوز کر گئے

۲۱۔ یقیناً جب زمین کو کوٹ کوٹ کر ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا" زمین کو ہموار کر دیا جائے گا اور پہاڑوں کو برابر

۲۲۔ فرمایا: ''اور جب آپ کا رب جلوہ فرما ہوگا اور فرشتے قطار در قطار حاضر ہوں گے'' اس دن اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے جلوہ گر ہوگا۔

۲۳۔ ''اس دن جہنم سامنے لائی جائے گی'' اس دن انسان اپنے گزشتہ اعمال کو یاد کرے گا۔ لیکن اس کو کوئی فا

۲۴۔ اس دن انسان کہے گا ''کاش میں نے اپنی اس زندگی کے لئے آگے کچھ بھیجا ہوتا''۔ انسان اگر گنہگار رہا ہوگا تو اس دن اپنے گزشتہ گناہوں پر شرمسار ہوگا اور اگر اطاعت گزار اور وفادار رہا ہوگا تو وہ خواہش کرے گا کہ کاش میں نے زیادہ نیکیاں کی ہوتیں۔

۲۵۔ پس اس دن اللہ کے عذاب کی طرح نہ کوئی عذاب دے سکے گا۔ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر نافرمانوں کو کوئی سخت عذاب دینے پر قادر نہیں۔

۲۶۔ ''اور نہ اس کے باندھنے کی طرح کوئی باندھ سکے گا'' اور جہنم کے داروغوں سے بڑھ کر کفار کو زنجیروں میں جکڑنے والا کوئی نہیں ہوگا۔ یہ حکم تو مجرموں اور ظالموں کا ہے۔

۲۷۔ پاکیزہ، مطمئن اور اپنے رب کی رضا پر ثابت رہنے والوں سے کہا جائے گا ''اے نفس مطمئنہ''
تو اپنے رب کی بارگاہ کی طرف رجوع کر

۲۸۔ واپس چلو اپنے رب کی طرف، اس حال میں کہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی''
تو اپنے رب سے راضی ہے اور تیرا رب تجھ سے راضی ہے۔

۲۹۔ ''پس شامل ہو جاؤ میرے خاص بندوں میں'' لہٰذا میرے نیک بندوں کے زمرے میں شامل ہو جاؤ

۳۰۔ ''اور میری جنت میں داخل ہو جاؤ'' اور میری جنت میں داخل ہو جاؤ۔

مومن کو فرشتے یہ خوشخبری اس وقت دیتے ہیں جب اس کی اجل قریب آتی ہے اور جب قیامت کے دن قبر سے اٹھے گا۔ تو اس وقت بھی یہ خوشخبری دی جائے گی۔ (تفسیر ابن کثیر)

لغوی اشارے ○ اَلفَجر: پو پھٹنا، صبح کی روشنی، وقتِ فجر، گناہ کرنا، بخشش، احسان، مال ○ لَیَالٍ: راتیں ○ شَفع: جفت (طاق کی ضد) یَسر: آسان بنا دے ○ حِجر: ممنوع، عقل ○ عَاد: حضرت نوحؑ کی اولاد میں ایک شخص جس کا نسب سہ واسطوں سے حضرت عادؑ سے جا ملتا ہے اس کی نسل بھی اسی نام سے موسوم ہوئی ○ اِرَم: ایک قبیلہ کا نام ○ عِمَاد: ستون ○ صَخر: سخت پتھر ○ اَوتَاد: میخیں ○ طَغَوا: انھوں نے سرکشی کی ○ فَسَاد: بگاڑ ○ صَبَّ: اس نے بہایا ○ سَوط: چمڑے کا کوڑا

الْمِرْصَاد : گھات لگانے کی جگہ ۞ اِبْتَلٰىهُ : اس کو آزمایا ۞ قَدَرَ : غور کر کے اندازہ کیا ، روزی تنگ کی ۞ اَهَانَنِ : اس نے میری اہانت کی ۞ تَحٰٓضُّوْنَ : تم رغبت دلاتے ہو ۞ تُرَاثَ : میراث ۞ حُبًّا : دانہ ، غلہ ۞ جَمًّا : جی بھر کر ، زیادتی ۞ دَكًّا : ریزہ ریزہ کرنا ، ڈھا کر برابر کرنا ۞ صَفًّا : قطار ۞ يُوْثِقُ : نہیں جکڑے گا ۞ الْمُطْمَئِنَّةُ : سکون پانے والا ۞ ارْجِعِیْٓ : پھر چل ، واپس ہو ۞ رَاضِیَةً : پسندیدہ ، خوش ۞ عِبٰدِیْ : میرے بندے ۞ جَنَّتِیْ : میری جنت ۞

(لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ۞ عرب کے لوگ قسمیں کھانے کے عادی تھے ۞ دوستانِ الٰہی بوقتِ صبح مناجاتِ خاص کرتے ہیں ۞ حجاج کی زاری ، نیاز ، وظائف و دعا ذی الحجہ کی دسویں کی صبح خاص اہمیت رکھتا ہے ۞ عرب راتوں کا نام لے کر اہم دن مراد لیتے تھے ۞ اللہ تعالیٰ نے ہر شے کے جوڑے پیدا کئے ۞ شفع کی قسم سے کثرتِ اسمائیہ اور وتر سے وحدتِ ذاتیہ حقیقیہ مراد ہے ۞ فجر حضور اقدس ﷺ اور دس راتیں عشرہ مبشرہ ہیں ۞ عقل ملت کے لئے ایسے ہے جیسے جسم کے لئے روح ۞ عاد کے بیٹوں میں شداد بھی تھا ۞ فرعون لوگوں کو میخوں سے تکلیف پہنچاتا تھا ۞ عرب کوڑے کی مار کو کثرتِ عذاب تصور کرتے تھے ۞ محققین درویشی کو تونگری پر ترجیح دیتے ہیں ۞ حدیث شریف : ایمان دو نصف ہے ایک صبر دوسرا شکر ۞ خاصانِ خدا کے علاوہ (کو چھوڑ کر) ہر آدمی کے لئے دنیا طلبی فطری ہے ۞